قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)
روزنامہ
الفضل لندن
مدیر ابو سعید
Online Edition
بدھ یکم جنوری2020ء | 5جمادی الاوّل 1441 ہجری قمری | جلد :2 | شمارہ :1

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿81﴾ (بنی اسرائیل:81)

ترجمہ:اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

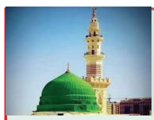

فرمانِ رسول ﷺ

نئے سال کے آغاز کی دعا

حضرت عبد اللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس دعا کو اس طرح سیکھتے تھے جس طرح قرآن سیکھتے تھے۔جب مہینہ یا سال شروع ہوتا تو کہتے

اَللّٰھُمَّ أَدۡخِلۡهُ عَلَيۡنَا بِالۡاَمۡنِ، وَالۡإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالۡإِسۡلَامِ ،وَجِوَارٍ مِّنَ الشَّيۡطَانِ ،وَرِضۡوَانٍ مِنَ الرَّحۡمٰنِ

اے اللہ اس سال کو ہمارے اوپر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شیطان سے بچاؤ اور رحمان کی رضامندی کے ساتھ داخل فرما۔ (معجم الصحابہ للبغوی 1539)

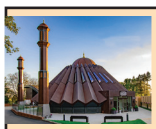

فرمان خلیفہ وقت

ایک احمدی نئے سال کا آغاز کیسے کرتا ہے؟

ایک احمدی مسلمان اپنے نئے سال کا آغاز نماز تہجد،نماز فجر،تلاوت قرآن کریم، ذکر الٰہی،درودشریف، صدقہ و خیرات اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعائیہ خط لکھ کر کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پُرانے اور نئے سال کی درمیانی رات جب اکثریت شور شرابے میں مصروف ہو گی خاص طور پر مغربی دنیا میں، ہم اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس عہد کے ساتھ بہائیں کہ آئندہ سال ہم اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کرنے والے ہوں ۔ اپنی ہر حالت اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالنے والے بنیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔‘‘

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

اللہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا

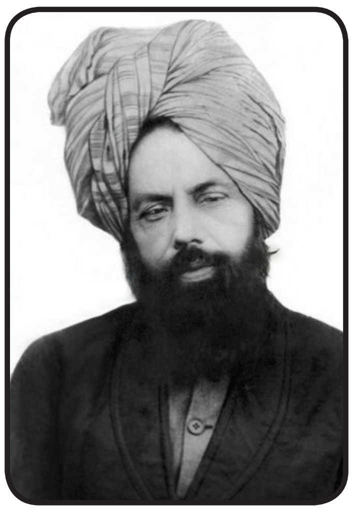

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’خداتعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کر لے۔نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچا دے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو ، مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) خداتعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جویا ہوا ، وہ آخر منزل مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے ، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں ، تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے۔ اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہر گز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (التوبہ :120) اور پھر فرماتا ہے فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ (الزلزال:8) ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزار ہا طالب علم سالہاسال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور خود کشیاں کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں ، ہزار ہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے، مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہو گا، مگر خداتعالیٰ کی طرف جانے والے کی (جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرا بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی) میں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا ہوں۔ یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟ وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کے فکر میں نہیں لگ سکتے۔ جہاں خسارہ کا نام و نشان ہی نہیں اور نفع یقینی ہے ۔زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے ، مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کیسا رحیم ہے اور یہ کیسا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے۔ روپیہ اشرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ کہ دیوالہ نکل جاوے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا راستہ سے ہٹا دے، تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔

اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے ، تو خداتعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کی راہ ہے۔ دنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک کو چھوڑ دیا ، آخر بیوقوف تو نہ تھے ۔ جیسے ابراہیم ادہم ، شاہ شجاع ، شاہ عبدالعزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں۔ حکومت ، سلطنت اور شوکت دنیا کو چھوڑ بیٹھے ۔ اس کی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبراور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خداتعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول ص 91)

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)
روزنامہ الفضل لندن
مدیر ابو سعید

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13دسمبر 2019ء کو ’’روزنامہ الفضل لندن‘‘ کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء فرما دیا ہے۔ آپ مندرجہ ذیل لنکس پر استفادہ اور رابطہ کر سکتے ہیں۔

Web Link:ویب لنک
www.alfazlonline.org

Android App اینڈرائیڈ ایپ
ANDROID APP ON Google play
(انشاء اللہ بہت جلد IOS ایپ بھی لانچ کر دی جائے گی)

Twitter:ٹویٹر
@alfazlonline

رابطہ، مضامین و اعلانات کے لئے
info@alfazlonline.org
0044-7493-785065
saeed.ahmad@alfazlonline.org
0044-7951-614020

’’براہ مہربانی اس میسج کو اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بکثرت بھجوائیں۔‘‘
دعا کی درخواست کے ساتھ
جزاکم اللہ
سعید الدین احمد
(سیکرٹری کمیٹی روزنامہ الفضل لندن)

اداریہ

یارب! یہ نیا سال مبارک کر دے
”آغاز بھی بخیر ہو ، انجام ہو بخیر“

ہم بفضل اللہ تعالیٰ نئے سال میں داخل ہورہے ہیں۔ دنیوی لوگ اس موقع پر خوشیاں منائیں گے اور گزرنے والے اور آنے والے سال کی درمیانی رات ساری دنیا میں اودھم مچا ہوگا۔ سب اپنے خدا کو بھی بھول بیٹھے ہوں گے لیکن روحانی دنیا کے لوگوں کے چہروں پر نئے سال طلوع ہونے کی خوشی کے ساتھ ایک افسردگی بھی ظاہر ہو رہی ہوگی کہ ہماری زندگیوں میں ایک سال کی کمی ہوگئی ہے اور وہ فکرمند ہوں گے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنے خالق حقیقی کی عبادتیں اور نیکیاں بجالانے کا ایک سال گنوا بیٹھے ہیں۔ اس لئے وہ اس سال دنیاوی لوگوں کے اودھم مچانے کے مقابل پر اپنے خدا کے حضور رو،رو کر اور گڑگڑا کر ایک شور بپا کریں گے۔ گزرنے والے سال میں اپنی کمزوریوں، غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں پر معافی مانگیں گے اور نئے سال میں ان کمزوریوں اور کوتاہیوں سے دور رہنے اور اپنے اللہ کو پانے کی مزید نیکیوں کا عہد کرتے دکھائی دیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کو خلافت سے قبل دو سالوں کی درمیانی رات نے لندن کے اسٹیشن پر آلیا۔ آپ نے دیکھا کہ لوگ اسٹیشن پر ہی نئے سال کی خوشی میں ہنگامہ بپا کرکے لغویات میں مصروف ہوگئے۔ آپ نے اس کا ذکر خطبہ جمعہ 20۔اگست 1982ء میں یوں فرمایا۔

“مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں New Year’s day کے موقع پر پیش آیا۔ یعنی اگلے روز نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹریفالگر سکوائر (Trafalgar Square) میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں، کوئی مذہبی روک نہیں، ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات بوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں۔ مجھے بھی موقع ملا۔ میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز میں نے ابھی ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے۔ میں گھبرا گیا۔ میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں اس لئے شاید بیچارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے۔ ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کررہا ہے۔اس چیز نے اور اس موازنہ نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کرسکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا:

God bless you. God bless you. God bless you. God bless you

(خدا تمہیں برکت دے۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خدا تمہیں برکت دے)”

اسی طرح آپؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد متعدد بار خوشی کے مواقع (شادی بیاہ کے ذکر) پر اسلامی حدود کے اندر رہ کر خوشی منانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ خوشی کے مواقع ایسے مواقع ہیں کہ جب انسان خوشی میں اسلامی تعلیم کو بھی بھول جاتا ہے۔ یہ مواقع ایسے ہوتے ہیں۔ اللہ کی خوشنودی کی خاطر اسلامی و دینی حدود کے اندر رہ کر اس کے تابع ہو کر بجالانے چاہئیں۔

سو یہ دن دعاؤں، اپنے خالق حقیقی کے حضور جھکنے، نوافل اور صدقات کے ذریعہ اس نئے سال میں آنے والی بلاؤں کی تلافی اور اسے رد کرنے کی دعا کا دن ہیں۔ یہ دن اس عزم کا دن ہیں کہ ہم اللہ کے بندے بن کر بندگی کے حقوق ادا کریں گے۔ عبادت کے حق ادا کریں گے۔ پنجوقتہ نمازیں مسجد میں آکر ادا کریں گے۔ راتوں کو اُٹھ کر مقام محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کو اپنا شیوہ بنائیں گے۔ اللہ کی کتاب قرآن کریم (جو سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اُتری) کی تلاوت کو روزانہ حرز جان بنائیں گے۔ اس کے اندر بیان فرمودہ 700 سے زائد احکام کی پابندی کریں گے۔ اللہ کی مخلوق سے محبت و شفقت کا سلوک کریں گے۔ ہمیشہ سچ بولیں گے۔ جھوٹ سے بچیں گے۔ کسی کی غیبت نہیں کریں گے۔ چوری چکاری سے بچیں گے۔ اللہ کی عبادات کا صحیح حق ادا نہ کرنا بھی چوری میں آتا ہے۔ وقت ضائع کئے بغیر اپنے خدا کو منانے کی فکر میں لگے رہیں گے۔ کسی کا دل نہیں دکھائیں گے۔ ہمدردی، شفقت اور پیار کو معاشرے کا حصہ بنائیں گے۔ Love for All میں اپنے احمدی بھائیوں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی شامل کریں گے۔ اپنی بیویوں سے اور بیویاں اپنے خاوندوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گی۔ اپنے بچوں کی تربیت صحیح اسلامی تعلیم کو مدنظر رکھ کر کریں گے۔ جدید ایجادات کے نقصانات سے اپنی اولادوں کو دور رکھیں گے۔ دینی و دنیوی تعلیمات کو اپنے فیملی ممبرز میں، اپنے خاندان میں ، اپنے معاشرہ میں اجاگر کرنے کی فکر میں لگے رہیں گے۔وعلیٰ ھذاالقیاس

الغرض ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2016ء میں سال کے آغاز پر جو 32 سوالات احباب جماعت کے سامنے رکھے تھے (اور جو اس شمارہ میں صفحہ قرطاس کی زینت ہیں) ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ انہیں پڑھ کر نہ صرف اپنے دلوں میں اتُار کر اپنا محاسبہ کریں گے بلکہ اپنے ماتحت عزیز و اقارب، بیوی بچوں، بہن بھائیوں کو بھی پڑھا کر نئے سال میں اپنی سمت متعین کرنے کی تلقین کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 جنوری 2015ء کے خطبہ جمعہ میں نئے سال کی مبارکباد دینے کے بعد فرمایا:

میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس حد تک ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی او ر محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہوگا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیارحضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مہیا فرمادیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم ازکم سا ل میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھر پور کوشش کرے گا۔اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہیں۔پس اگر ہم نے اپنے سال کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے وفات مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور بُرائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔اور جب یہ ہوگا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

یا رب! یہی دُعا ہے ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو، انجام ہو بخیر

سال نو کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک ناصحانہ خطبہ
نعمتیں اور رحمتیں جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کر رکھی ہیں سال نو میں ہم ان کے نظارے ہر آن دیکھتے رہیں

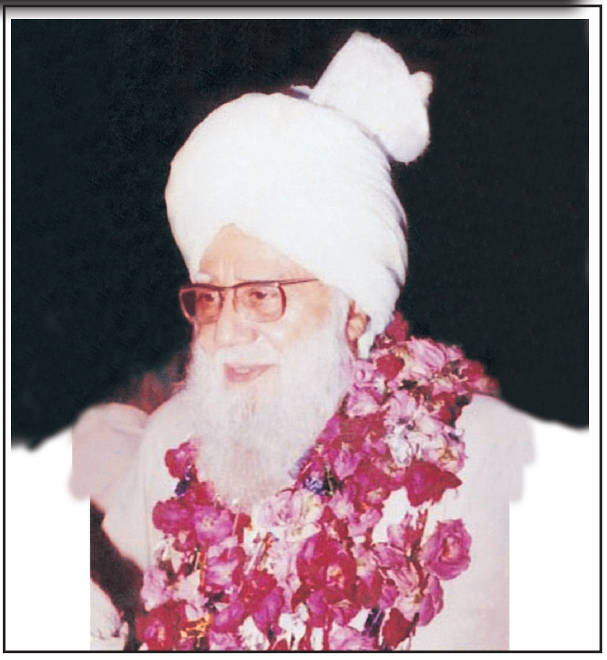

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔

’’یہ سالِ نو کا پہلا جمعہ ہے جس میں میں آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ میری طرف سے سالِ نو کی مبارک باد قبول کریں۔ آپ بھی جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں اور وہ تمام احمدی احباب بھی جو اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور قریہ قریہ میں رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ میری یہ مبارک باد رسمی طور پر نہیں۔ یہ تکلیف دہ خیال میرے دل کی گہرائیوں میں یکم جنوری سے ہی موجزن رہا ہے کہ گزشتہ سال جو گزرا ہے۔ وہ ہم پر بڑا ہی سخت سال تھا۔ اس نے ہمارے دلوں کو بُری طرح زخمی کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے زخمی دلوں پر تسکین کا پھایہ رکھا اور اس نے ہمیں محض اپنے فضل سے اس صبر کی توفیق عطا فرمائی۔ جس سے وہ راضی اور خوش ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میری یہ مبارک باد رسمی طور پر نہیں بلکہ میں یہ مبارک باد اپنے دل کی گہرائیوں سے پیش کرتا ہوں اور پھر برکت کے ہر معنی کے لحاظ سے پیش کرتا ہوں جب ہم کسی دن، کسی زمانہ یا کسی سال کو مبارک کہتے ہیں تو اس سے ہمارا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ان تمام معانی میں جن میں یہ لفظ اچھے طور پر بولا اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ وہ دن اور وہ زمانہ اور وہ سال ہم سب کے لئے برکتوں والا ہو۔

برکت کے ایک معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کے جو سامان اس کے بندوں کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو دوام اور قیام حاصل ہو جائے۔ پس میری ’’مبارک ہو‘‘ کی دعایوں ہوئی کہ خداتعالیٰ کرے کہ وہ تمام برکتیں (خیر اور بھلائی کی چیزیں) نعمتیں اور رحمتیں جو اس نے جماعت احمدیہ کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ اس سالِ نو میں ہم ان کے نظارے ہر آن دیکھتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے ایک مصلح موعود کی بشارت عطا فرمائی تھی تو اس نے اس پیشگوئی کے اندر جماعت احمدیہ کو بھی بہت سی بشارتیں دی تھیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 97)

سو اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں جماعت احمدیہ سے جو وعدے کئے تھے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دعا کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو ان معنوں میں بھی بابرکت کرے کہ وہ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے۔ اور آپ سے ہر آن خوش رہے وہ آپ کو بھولے نہیں۔ وہ آپ کو فراموش نہ کرے۔ بلکہ اس کی یاد میں آپ ہمیشہ حاضر رہیں اور جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کو محبت کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارا آقا اور ہمارا مالک محض اپنے فضل سے ہمارے ساتھ دوستانہ معاملات کرتا چلا جائے۔

برکت کے دوسرے معنوں کی رو سے ہم اس دعا میں یہ زیادتی بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ان عنایات میں زیادتی کرتا چلا جائے۔ کیونکہ برکت کے ایک معنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غیر محسوس طور پر زیادتی کے بھی ہیں۔

برکت کے تیسرے معنوں کی رو سے یہ دعا یوں بھی ہو گی کہ خدا کرے کہ آپ اور میں ان نیکیوں پر ثابت قدم رہیں جو خداتعالیٰ کو محبوب اور پیاری ہیں اور روحانی جہاد کے اس میدان میں جس کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے آج ہمارے لئے کھولا ہے اور جس میدان میں اس نے ہمیں لا کھڑا کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے اور آپ کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم پیٹھ نہ دکھائیں اور ہمیشہ ثابت قدمی کے ساتھ شیطان کا مقابلہ کرتے چلے جائیں۔ پس یہ ’’سالِ نو‘‘ مبارک ہو آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی توفیق دیتا چلا جائے کہ جن کے نتیجہ میں (اگر اور جب وہ انہیں قبول کر لیتا ہے تو) اس کی نعمتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت مصلح موعودؓ نے 1952ء میں بھی اور اس کے علاوہ اور مواقع پر بھی جماعت کو بار بار نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے کاموں میں تنظیم پیدا کرے۔انہیں منظّم شکل دے اور انہیں کسی منصوبہ بندی اور پلاننگ (Planning) کے مطابق کرے ورنہ ہماری رفتارِ ترقی کبھی تیز نہیں ہو سکتی ،سو حضور کی اس تاکیدی نصیحت کے ساتھ آج میں اپنے بھائیوں کو سالِ نو کی مبارک باد دیتا ہوں اور ان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ برکت کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ خداتعالیٰ کے فضل ہم پر پہلے سے زیادہ نازل ہوں اور اس میدانِ مجاہدہ میں اور میدانِ جہاد میں جس میں ہم قدم رکھ چکے ہیں۔ ہمارے قدم آگے ہی بڑھتے چلے جائیں وہ پیچھے کی طرف کبھی نہ اٹھیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری کوششوں میں تنظیم پائی جائے اور ہم ایک منصوبہ بندی اور پلان (PLAN) کے ماتحت اپنی جدوجہد کو جاری رکھنے والے ہوں۔ اس اصول کے مطابق میں جماعت کے تمام اداروں سے یہ کہتا ہوں کہ آئندہ چند ہفتوں کے اندر اندر وہ سالِ نو میں کام کرنے کا ایک منصوبہ تیار کریں اور اسے میرے سامنے رکھیں جسے میں سال کے دوران حسب ضرورت جماعت کے دوستوں کے سامنے پیش کرتا رہوں گا اور اسے پورا کرنے کی طرف ان کی توجہ مبذول کراتا رہوں گا لیکن چونکہ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پر ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے اور حضورؓ کے وصال سے پہلے ایک لمبا عرصہ جماعت پر ایسا بھی گزرا ہے جس میں حضور اپنی بیماری کی وجہ سے ان تفاصیل میں جماعت کی پوری نگرانی نہیں کر سکے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرا فرض ہے کہ میں مختلف اداروں کو ان کے بعض کاموں کی طرف مختصراً توجہ دلا دوں۔ تفاصیل وہ اپنے طور پر طے کر لیں‘‘

(خطبہ جمعہ 7جنوری 1966ء)

نیا سال مبارک

حسبِ معمول دسمبر بھی گزر جائے گا
سال اک ماضی کے مدفن میں اُتر جائے گا

وقت خود کار مشینوں کی طرح چلتا ہے
بے نیاز اس سے کوئی ساتھ ہے یا رُکتا ہے

ہم سے اس سال جو بچھڑے ہیں وہ یاد آئیں گے
سال آئندہ میں کچھ اور بچھڑ جائیں گے

کس کو معلوم ابھی باقی ہے مدت کتنی
اپنے مولا کو منا لینے کی مہلت کتنی

شان سے روز نئی جلوہ گری ہے اُس کی
نظمِ فطرت میں یہ سب کاریگری ہے اُس کی

ہر نئی رات نیا دن ہو مبارک یا رب
سالِ آئندہ ہو ہم سب کو مبارک یا رب

احمدیت کا شجر پھولے پھلے ہم دیکھیں
پیارے آقا رہیں خوش باش یہ ہر دم دیکھیں

خوش رہے مجھ سے تو میں تجھ سے ہوں راضی پیارے
تیری آغوش میں آئے مری باری پیارے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

******

نئے سال کی شروعات پر احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف، پُرتاثیر اور قابل تقلید ارشادات

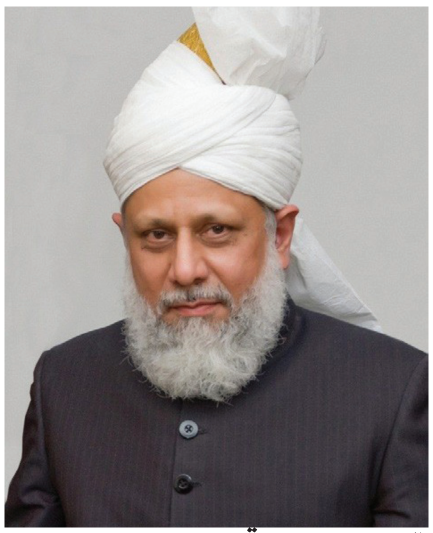

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارکباد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہوں گے۔ مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ہاہو، شراب نوشی، ہلڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں، جسے فائر ورکس کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے چنانچہ کل دبئ میں بھی اسی طرح کے فائرورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ہی ایک 63منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی۔ لیکن ٹی وی پر بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس عمارت میں یہ آگ لگی ہے تو لگی رہے۔ تباہی ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ ہم تو اس جگہ کے سامنے اس کے قریب ہی اپنے پروگرام کے مطابق پھلجڑیاں چھوڑیں گے اور تماشے کریں گے۔

ویسے تو اِس وقت اکثر مسلمان ملکوں کی حالت بُری ہے لیکن بہرحال یہ ایک اظہار ہے۔ ان ملکوں سے دنیاداری کے اظہار ہو رہے ہیں جن کے پاس پیسہ ہے۔ اگر آگ وہاں نہ بھی لگی ہوتی تو اس حالت کا یہ تقاضا تھا کہ مسلمان امیر ملک یہ اعلان کرتے کہ ہم ان فضول چیزوں میں پیسہ برباد کرنے کی بجائے جو بہت سارے مسلمان متاثرین ہیں ان کی مدد کریں گے لیکن یہاں تو اپنی تعلیم بھول کر ان کا یہ حال ہے کہ کچھ دن پہلے دبئ سے ہی یہ بھی خبر آ رہی تھی کہ ان کا جو سب سے بڑا ہوٹل ہے اس میں دنیا کا مہنگا ترین کرسمس ٹری(Christmas Tree) لگایا گیا ہے جس کی مالیت گیارہ ملین ڈالر کی تھی۔ تو یہ تو اب امیر مسلمان ملکوں کی ترجیحات ہو چکی ہیں۔

لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی۔

اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حقدار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجا لانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔

پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کس قسم کے عمل اور رویے ہمیں اپنانے ہیں یا اپنانے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائیں۔ اس کے لئے میں نے آج زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی بعض نصائح کو لیا ہے جو آپ نے مختلف وقتوں میں اپنی جماعت کو کی ہیں تا کہ مستقل مزاجی اور ایک تسلسل کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ یہی باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365دنوں کو بابرکت کریں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ :

‘اب دنیا کی حالت کودیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔‘‘

*فرمایا کہ ’’یہ بڑی غورطلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو‘‘۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں کرتے، آپ کے اُسوہ پر نہیں چلتے، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے) فرمایا کہ ’’ نام اور چھلکے پر خوش ہونا دانشمند کاکام نہیں ہے‘‘۔ (پس اگر یہ اتباع نہیں کر رہے تو پھر تو چھلکا ہی ہے) فرمایا کہ ’’کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہوجا۔ اس نے کہا تُو صرف نام ہی پر خوش نہ ہوجا۔ (یہودی کہنے لگا کہ) میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اورشام سے پہلے ہی اسے دفن کر دیا‘‘۔ (اب خالد کا مطلب یہ ہے لمبا رہنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لیکن اس نام سے تو اس کو زندگی نہیں مل گئی۔ اس کی زندگی تو ایک دن بھی نہ رہی) فرمایا کہ ’’پس حقیقت کوطلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہوجاؤ... وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرَو ہو‘‘ (شیطان کے پیچھے چل رہے ہو) ’’غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ ...اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو‘‘۔

اسلام دنیا کی نعمتوں سے منع نہیں فرماتا بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ :

اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتاہے اور دنیا اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیاجاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر‘‘۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو، جو آخرت میں حسنات کا موجب ہوجاوے‘‘۔ (ایسی دنیا کو پہلے رکھا ہے، مقدم کیا ہے کہ اس کی حسنات حاصل کرو جو دنیا آخرت کی حسنات کا موجب بنے) ’’اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کاباعث ہو۔ ایسی دنیا بے شک حسنة لآخرۃ کا موجب ہوگی‘‘۔

پس فرمایا کہ ایسی دنیا تلاش کرو جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ جس سے ہم جنسوں میں کسی شرم اور عار کا باعث نہ بن جاؤ تو پھر تمہاری ایسی دنیا جو ہے وہ آخرت کے لئے حسنات کا موجب ہے اور ایسی دنیا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔

اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی موت کو سامنے رکھو۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی ہو سکتا ہے۔ تبھی انسان ان صفات کو بھی اپنا سکتا ہے فرمایا کہ

’’ کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مر جاتے ہیں‘‘۔ (ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ) ’’ وزیر محمد حسن خان صاحب ہوا خوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینے پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینے چڑھے ہوں گے کہ چکر آیا، بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا کہ میں سہارا دوں۔ کہا نہیں۔ پھر دو تین زینے چڑھے پھر چکّر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی‘‘۔ ایسا ہی (ایک اور شخص کا ذکر فرمایا) ’’غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا‘‘۔ فرمایا ’’غرض موت کے آ جانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کس وقت آجاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غم خواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ (الحج:22) ساعت سے مراد قیامت بھی ہو گی ہم کو اس سے انکار نہیں مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے‘‘(جب موت کی ایسی حالت ہوتی ہے۔) ’’اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی

ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے"۔ (جب موت کا وقت قریب ہوتا ہے، نزع کی حالت میں ہوتا ہے یا ویسے ہی حالت طاری ہوتی ہے تو اصل چیز فرمایا یہی ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے اس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور فرمایا کہ سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے) "اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں"

اور جب یہ یاد ہو گا تو پھر انسان نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرے گا۔ پھر بلاوجہ کے تماشوں میں نہ پیسہ ضائع کرے گا نہ وقت ضائع کرے گا۔ نہ بے جا خواہشات کی تکمیل کے لئے ان چیزوں کا ضیاع کرے گا۔

پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

"پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب وہ غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہو گی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق کسی دوسرے کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا"۔

پس والدین کو بچوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور نوجوانوں کو خود اپنا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور جماعت احمدیہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف، اس کی تفاسیر، اس کثرت سے لٹریچر موجود ہے کہ اس کو اگر پڑھا جائے تو تمام اعتراضات اور وساوس بڑے آرام سے دور ہو جاتے ہیں۔

فرمایا: "یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا"

فرمایا "اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، (دین) کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا"۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپؑ کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ان دعاؤں کا وارث بنیں جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بیشمار برکات کا باعث بنائے۔

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 2016ء)

فہیم افضل۔فرانس

نیا سال منانے کا حقیقی طریق

نئے سال کی تقریبات 31دسمبر کی رات12بجے شروع ہوتی ہیں اور یکم جنوری کی صبح تک جاری رہتی ہیں ۔تمام مغربی ممالک میں بالخصوص یہ تقریبات بڑے زور شور سے منائی جاتی ہیں ۔لوگ مختلف جگہوں پر اکٹھے ہوتے ہیں اور جیسے ہی رات کے 12بجتے ہیں تو خوشی کے بگل بجاتے ہیں۔ایک دوسرے کو شراب پلاتے ہیں اور تحفے تحائف دیتے ہیں۔رات گئے بڑے پیمانے پر آتش بازی کرتے ہیں۔ان کے خیال کے مطابق اس طرح شیطانی روحوں کو بھگا کر نئے سال میں داخل ہونا بہتر ہے۔حالانکہ اسلام نے اپنی خوبصورت تعلیم میں صحیح طریقہ ہمیں بتایا اور سمجھایا ہے۔

ڈنمارک میں لوگ نئے سال کا آغاز اپنے گھر کے برتن توڑ کر کرتے ہیں ، اسی طرح کوریا میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اچھے اچھے کھانے بنا کر اپنے بزرگوں کے پاس لے جاتے ہیں اور دعائیں لیتے ہیں۔چین میں نیا سال اس طرح مناتے ہیں کہ مرد حضرات پہلی جنوری کو گھر کے باہر محلہ میں صفائی کرتے ہیں،اور عورتیں اپنے گھر کے اندر کی صفائی کرتی ہیں ،اپنے گھر کے باہر لال رنگ کرتے ہیں اور اس دن اپنے گھر کی تمام چھریاں اور چاقو چھپا دیتے ہیں تاکہ کہیں کوئی خود کو زخمی نہ کر لے۔اور اس دن اپنے پچھلے تمام جھگڑے ختم کرتے ہیں اور آپس میں صلح صفائی کراتے ہیں،اور اگر کسی کی ناراضگی باقی ہو تو وہ اس کا بہت بُرا مناتے ہیں اور اچھے کھانے بنا کر اپنے بزرگوں کے پاس پہنچتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں۔برازیل کے لوگ نئے سال پراپنے گھروں میں چاول اور دال سے مختلف سوپ بناتے ہیں ان کے خیال میں اناج ان کے لئے خوشحالی کا ذریعہ ہے۔

آج کل کے دور میں نئے سال کو ایک رسم کے طور پر منایا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ یہ خوشی منانے کا ایک طریقہ ہے حالانکہ دیکھا جائے تو اس رسم کو منانے کے لئے لوگ اور حکومتیں اپنا بے شمار پیسہ،شراب،کپڑے،تحائف اور آتش بازی میں ضائع کرتی ہیں۔ اسی طرح آتش بازی کی وجہ سے ہر سال کئی جگہوں پر نقصانات بھی ہوتے ہیں،دھوئیں کی وجہ سے فضا میں آلائش بڑھتی ہے،شور کی وجہ سے کئی بیمار اور بزرگ تنگ ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں ہونے والی پارٹیوں میں ہر طرح کی بےحیائی ہوتی ہے۔یورپ کی تقلید میں بھی یہ رسم چل پڑی ہے۔ہر کوئی اس کوشش میں ہوتا ہے کہ یورپ کے لوگوں کی طرح نیا سال ضرور منائے۔بچے بھی تحائف اور پٹاخوں کی ضد کر رہے ہوتے ہیں۔جبکہ یہ پیسہ بہت سے غریبوں کی مدد میں بھی آسکتا ہے جس سے انسان سچی اور روحانی خوشی حاصل کرسکتا ہے۔اور کئی قسم کی برائیوں سے بچ سکتا ہے جو اس قسم کی لغو رسومات پیدا ہوتی ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "بعض برائیاں ایسی ہیں جو گو کہ برائیاں ہیں لیکن ان میں شرک یا یہ چیزیں تو نہیں پائی جاتیں لیکن لغویات تو ضرور ہیں۔اور پھر یہ رسم و رواج ہیں۔یہ بوجھ بنتے چلے جاتے ہیں۔جو کرنے والے ہیں وہ خود بھی مشکلات میں گرفتار ہوتے ہیں اور بعض جو ،ان کے قریبی ہیں،دیکھنے والے ہیں،ان کو بھی مشکلات میں ڈال رہے ہوتے ہیں"

(بدرسوم و بدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات ص29)

جماعت احمدیہ نئے سال کا آغاز کیسے کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 16دسمبر 1983ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ "خوشی کے طبعی اظہار سے ممانعت نہیں لیکن جب یہ رسمیں بن جائیں،قوم پر بوجھ بن جائیں تو پھر انہیں منع کیا جائے گا" (خطبہ جمعہ 16دسمبر1983ء)

جماعت احمدیہ کے افراد کا ہر عمل خلیفہ وقت کی عمومی ہدایت کے تابع ہے۔ ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے ہر خطہ میں ہر شہر اور ہر حلقہ میں جماعت کے نظام کے تحت نئے سال کا آغاز افراد جماعت تہجد وعبادت سے کرتے ہیں۔یکم جنوری سے قبل مساجد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔خداتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور آئندہ اپنی کوتاہیوں کو چھوڑنے کا عزم کرتے ہیں۔اور اس کا فضل مانگتے ہیں کہ اس کے فضل کے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں۔اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس مشعل راہ ہے۔

فرماتے ہیں کہ "چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ہاہو،شراب نوشی،ہلڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں،جسے فائر ورکس کہتے ہیں،سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔۔لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری2016ء)

یہ وہ پیارے نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم اس قسم کی تقریبات اور رسموں سے بچنے والے ہوں،اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں تاکہ ہم تمام لغو رسموں اور بُرائیوں کو ترک کر کے تقویٰ کی راہوں پر چل سکیں۔آمین

(الطارق۔ فرانس جلد 8شمارہ3)

سال کے اختتام پر محاسبہ نفس کے لئے چند سوالات

”اگر اکثر سوالوں کے جواب مثبت ہیں تو ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں تو قابل فکر بات ہے“(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30دسمبر2016ء کے خطبہ جمعہ میں پوری دنیا کے احمدی احباب کے سامنے یہ سوالات رکھے۔

1. مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا؟ ہم نے اس ایک سال میں کیا کھویا اور کیا پایا؟
2. کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا؟
3. کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہماری خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا؟
4. ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑی تو نہیں ہو گئیں تھیں؟
5. کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟
6. کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہیں؟ یعنی آج کل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس قسم کی اس میں ایسے پروگرام جو خیالات کو گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ان سب سے بچایا اپنے آپ کو؟
7. کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے؟اور کر رہے ہیں؟
8. کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟
9. کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے؟ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے؟
10. کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر قسم کی خیانت سے پاک رکھا ہے؟
11. کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟
12. کیا ہر قسم کے باغیانہ رویہ سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟
13. کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟
14. کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں؟ یا کرتے ہیں؟
15. کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟
16. کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی؟
17. کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟
18. کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟
19. کیا ہم عفو و درگزر سے کام لیتے رہے ہیں؟
20. کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے؟
21. کیا خوشی غمی تنگی اورآسائش ہر حالت میں ہم خداتعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں؟
22. کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا اللہ تعالیٰ سے کہ میری دعائیں کیوں نہیں قبول کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا ہے؟
23. کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟
24. کیا قرآن کریم اورآنحضرت ﷺ کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟
25. کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے؟
26. کیا ہم نے خوش خلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟
27. کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟
28. کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت اور عظمت قائم کرنےوالا بنتا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں؟
29. کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا؟
30. کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟
31. اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟
32. کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں؟
33. کیا تعلق اخوت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہ باقی تمام دنیا کہ رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں معمولی سمجھے جانے لگیں؟
34. کیا خلافت احمدیہ سے وفا کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی ہم دعا کرتے رہے ہیں سال کے دوران؟
35. کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

کیا خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟ اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا اگر زیادہ جواب نفی میں ہیں جو سوال میں نے اٹھائے ہیں تو پھر قابل فکر بات ہے۔

دعاؤں سے سالِ نو کا آغاز

نئے اس سال کی آمد پہ ہم کچھ خواب بُنتے ہیں
بھلا کر تلخیاں ساری گُل شاداب چُنتے ہیں

چلو پھولوں کی خوشبو سے ہوا پر پیار لکھتے ہیں
چلو نفرت کے صحراؤں پہ اُلفت کو چھڑکتے ہیں

چلو آؤ مناتے جشن ' آنکھوں کے تاروں سے
چلو اِس سالِ نو کو رنگ دیتے ہیں بہاروں سے

چلو آؤ اذاں دیں ہم محبت کے میناروں سے
چلو آؤ گلے ملتے ہیں ہم گھر کے نگاروں سے

چلو آؤ کریں آغاز سالِ نو دعاؤں سے
چلو آؤ نئے کچھ عہد کرتے ہیں وفاؤں سے

عبدالجلیل عبادؔ۔جرمنی

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

الفضل اپنے نام کی طرح افضال و برکات کا موجب ہے

سیّدناحضرت مصلح موعودؓنے ’’الفضل‘‘ کے ابتدائی دور میں ہی خدائی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھاکہ:۔

’’اس بات کوخداتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتااور نہ کوئی جان سکتا ہے کہ کن کن دعاؤں اور استخاروں کے بعدہم نے الفضل کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔‘‘

(الفضل15 ۔اکتوبر1913ء)

پھر حضرت مصلح موعودؓ الفضل کے اجراءاور اس کی ابتدائی تاریخ کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

’’اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ان کی سستی کو جھاڑے۔ان کی محبت کو اُبھارے۔ان کی ہمتوں کو بلند کرے۔یہ اخبار ثریاکے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریاکی خواہش۔نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔امید بر آنے کی صورت ہوئی اور کامیابی کے سوراخ کی سرخی افق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔

خداتعالیٰ نے میری بیوی(حضرت سیدہ امّ ناصر۔ناقل)کے دل میں اس طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی تحریک کی تھی۔اپنے دو زیور مجھے دے دئے کہ میں ان کو فروخت کر کےاخبار جاری کروں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نےاپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم کےاستعمال کے لئےرکھے ہوئے تھے۔میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا۔اور پونے پانچ سو کےدونوں کڑے فروخت ہوئے ۔یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔الفضل اپنےساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔ ‘‘

’’دوسری تحریک اللہ تعالیٰ نے حضرت اماں جانؓ کے دل میں پیدا کی اور آپ نےاپنی ایک زمین جو قریباًایک ہزارروپیہ میں بکی الفضل کے لئے دے دی۔مائیں دنیا میں خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں مگرہماری والدہ کو ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ احسان صرف ان کے حصہ میں آیا ہے۔‘‘

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ۔

’’تیسرے شخص جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نےتحریک کی وہ مکرمی خان محمد علی خان صاحب ہیں۔آپ نے کچھ روپیہ نقد اور کچھ زمین اس کام کے لئے دی۔پس وہ بھی اس رو کے پیدا کرنے میں جو اللہ تعالیٰ نے الفضل کے ذریعہ چلائی حصہ دار ہیں۔‘‘

(انوارلعلوم جلد8 صفحہ369۔371)

خداتعالیٰ کی شان ایک عجیب رنگ رکھتی ہےاور اس کے اپنے فضلوں سے نوازنے کا انداز بھی انوکھا،دلفریب اور نہاں درنہاں مصلحتوں میں پوشیدہ ہوتاہے۔

مندرجہ بالااقتباس لکھتے ہوئےخاکسار کا ذہن اس طرف گیاکہ جن مقدس وجودوں نے الفضل کے لئے اپنا سرمایہ مہیاکیا،خداتعالیٰ کا عجیب تصرف اور کرم نوازی ہے کہ ان کی نسلوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص بندوں میں چنااور خلعت خلافت سے نوازا۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے فرزند اکبرحضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کو خلافت کی ردا پہنائی گئی اور پھر اب تک خلافتِ ثانیہ سے خلافتِ خامسہ تک تمام خلفاء’’نسل سیّدہ‘‘ ہیں۔

حضرت سیّدہ امّ ناصرؓ کے فرزندِاکبرحضرت مرزا ناصراحمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ منتخب ہوئے۔حضرت سیّدہ ناصرہ بیگم کے فرزند اصغر حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے محبوب امام ہیں۔ایّدہ اللہ بالروح القدس

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ حضرت نواب محمد علی خان کے داماد ہیں۔حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایّدہ اللہ تعالیٰ کی دادی حضرت بو زینب بی بیؓ حضرت نواب صاحبؓ کی ہی صاحبزادی ہیں۔

پس الفضل اپنے نام کی طرح افضال و برکات نازل کرنے کا مؤجب ہے۔کیا یہ صرف اتفاق ہے؟ہر گز نہیں۔خداتعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے یہ ثابت فرمایاہے کہ اس کا قیام سراسر اس کے منشاء کے مطابق تھا اور اس کے بانی وہ برگزیدہ وجود تھے جن کی نسلوں کے ہاتھوں میں جماعت کی زمامِ قیادت دی جانی تھی اور ان کے ذریعہ ایمان کو ثریا سے واپس لانا تھا۔

قارئین اسے خاکسار کا ذاتی نظریہ قرار دیں گے۔حضرت سیّدہ ناصرہؓ بیگم کی المناک وفات پر عاجز نے حضور انور کی خدمت میں یہ نکتہ پیش کیا تو آپ نے اس طرح عزّت افزائی فرمائی:۔

’’آپ کا خط ملا جس میں آپ نے الفضل کے اجراء کے وقت ابتدائی سرمایہ کے لئےحضرت سیّدہ امّ ناصر صاحبہ اور میری والدہ محترمہ کے زیورات کی قربانی کاذکر کرکے اپنے جس ذوقی نکتہ کا ذکر کیا ہے۔آپ کی ذوقی بات تو ہے لیکن یہ ایک عرصہ سے میرے دل میں بھی تھی۔الفضل پڑھ کران کے لئے بھی دعاکیا کریں۔‘‘

(تحریر مبارک بنام کفش بردار2اگست2011ء)

پس اے قارئین الفضل!!خدا کے ان فضلوں اور رحمتوں کو یاد رکھوکہ کیا مبارک وہ وجود تھے جنہوں نے ایسےوقت میں کہ جب(بقول حضرت مصلح موعودؓ)’’اخبار میں پیسہ لگاناایسا ہی تھا جیسا کنوئیں میں پھینک دینااور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والامحمود ہوجو اس زمانہ کا سب سے بڑامذموم تھا‘‘خدا کی راہ میں اپنا سرمایہ پیش کر دیا۔

(انواالعلوم جلد8ص369)

آؤ!آج الفضل کے اس دورِنوپرخدا کے حضور سربسجودہو کران کے لئےدعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں اور خدا کی عظیم الشّان نعمت(اطال اللہ عمرہ) کے سلطان نصیر بنتے ہوئے اصحابؓ ِبدر کی یادیں تازہ کر دیں۔

خدا کے فضل و کرم کا نشاں ہے الفضل
ہمارے قلب و نظر کی کمان ہے الفضل
برس رہی ہیں خدا کی عنائتیں ہم پر
ہمارے دامنِ دل کا بیاں ہے الفضل
امامِ وقت سے رابطہ کی ایک دلیل
ہمارے حسنِ عقیدت کی جاں ہے الفضل

(نسیم سیفی)

مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مورخہ 21 تا 27 دسمبر 2019ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 21 دسمبر2019ء تا مورخہ 27 دسمبر 2019ء مصروفیات پر ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھتے ہوئے ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

اس ہفتے حضور انور نے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے قریب خریدی گئی 3 عدد نئی آفس بلڈنگز کا معائنہ فرمایا جن میں سے ایک بلڈنگ لجنہ اماء اللہ یو کے کے زیر استعمال ہوگی۔ دوران معائنہ چوہدری ناصر احمد صاحب (چیئر مین MSAF) نے حضور انور کو بلڈنگز سے متعلقہ بریفنگ دی۔ بعد ازاں تفصیلاً جائزہ فرماکر حضور انور نے قیمتی نصائح سے نوازا۔معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور نے Ceremonial Cake کاٹا اور دعا بھی کروائی۔ معائنہ کے بعد باہر تشریف لے آئے حضور انور کو بتایا گیا کہ ایک بلڈنگ کے باہرپارکنگ کے لئے 10 کاروں کی جگہ مختص ہے ، دوسری بلڈنگ کے ساتھ 9 اور تیسری بلڈنگ کے ساتھ 6 پارکنگ موجود ہوں گی۔ اِن بلڈنگز کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور رقیم پریس تشریف لے گئے جہاں رقیم پریس اور ملحقہ دفاتر کا معائنہ فرمایا اور پریس میں موجود مشینوں کا بھی معائنہ فرماتے ہوئے قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد(ٹلفورڈ) کے قریب موجود لجنہ گیسٹ ہاؤس تشریف لے گئے ۔

دوران ہفتہ حضور انور نے ایوان مسرور میں منعقدہ Khud-dam Qaideen Forum 2019 سے بھی خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے قائدین کو نصائح سے نوازا۔

دوران ہفتہ حضور انور نے خطبہ جمعہ بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا اور صحابہ کا ذکر جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعے پوری دنیا میں دیکھا اور سنا بھی گیا۔

دوران ہفتہ حضور انور نےمسجد مبارک کے باہر تشریف لاکر نماز جنازہ حاضر اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ اس کے علاوہ حضور انور نے مسجد مبارک میں تقریب آمین میں بھی رونق بخشی اور بچوں سے قرآن کا کچھ حصہ بھی سنا۔

دوران ہفتہ حضور انور ایک عدد تقریب ولیمہ میں بھی رونق افروز ہوئے۔

دوران ہفتہ حضور انور نے 5 روز دفتری اور 6 روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ دفتری ملاقاتوں میں ہدایات لینے والوں میں متعدد مربیان، عہدیداران اور دیگر احباب شامل رہے۔ اِسی طرح ذاتی ملاقات کرنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد تھی جو کہ دنیا کے مختلف کونوں سے اپنے پیارے آقا کو ملنے آئے ہوئے تھے۔

ہر ہفتے کی طرح اس ہفتہ بھی حضور انور نےنماز عشاء سے قبل اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر اسلام آباد میں تعمیراتی کاموں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ قیمتی نصائح سے بھی نوازا۔ دوران معائنہ مختلف عمروں کے بچے و بچیاں و مرد اور خواتین اپنے آقا کا دیدار کرتے رہے اور معائنہ مکمل فرمانے کے بعد حضور انور نماز عشاء سے قبل اپنے دفتر تشریف لے گئے۔ **(سعید الدین احمد)**

فقہ کیا کہتا ہے

جمعہ اور عید ایک دن ہونا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کے عہد مبارک میں دونوں عیدیں (جمعہ اور عید) جمع ہوگئیں تو آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھا کرفرمایا جو جمعہ کی نماز کے لئے آناچاہے آجائے اور جو نہ آنا چاہے وہ نہ آئے۔

(سنن ابن ماجہ ۔کِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا ۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ۔روایت نمبر1213)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کی بجائے عید کافی ہوگئی ۔اور ہم تو انشاء اللہ جمعہ ضرور پڑھیں گے۔

(سنن ابن ماجہ ۔کِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا ۔بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ۔روایت نمبر1311)

ابو عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ عید کی نماز ادا کی۔اس دن جمعہ تھا۔آپؓ نے خطبہ عید سے پہلے نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو!آج کے دن تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں (یعنی عید اور جمعہ)پس عوالی (یعنی مدینہ کے اطراف کے رہنے والوں) میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے اور اگر کوئی واپس جانا چاہے تو واپس جاسکتا ہے میں اسے اجازت دیتاہوں ۔

(صحیح بخاری کتَابُ الاَضَاحِيِّ.بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الاَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ

''عید میں تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگر جمعہ و عید اکٹھے ہو جائیں تو گاؤں کے لوگوں کو جو باہر سے شریک ہوئے ہیں جمعہ کے لئے انتظار کی تکلیف نہ دی جائے۔''

(بدر جلد 9 نمبر 10 ۔ 30 دسمبر 1909ء صفحہ 1 تا 3)

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

''شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جائز ہے کہ جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔لیکن یہ بھی جائز ہے کہ عید اور جمعہ دونوں ہی پڑھ لئے جائیں۔کیونکہ ہماری شریعت نے ہر امر میں سہولت کو مدنظر رکھا ہے ۔چونکہ عام نمازیں اپنے اپنے محلوں میں ہوتی ہیں لیکن جمعہ کی نماز میں سارے شہر کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔اسی طرح عید کی نماز میں بھی سب لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دن میں دو ایسے اجتماع جن میں دور دور سے لوگ آ کر شامل ہوں مشکلات پیدا کر سکتا ہے اس لئے شریعت نے اجازت دی ہے کہ اگر لوگ برداشت نہ کر سکیں توجمعہ کی بجائے ظہر پڑھ لیں۔بہرحال اصل غرض شریعت کی یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لئے اکٹھے بیٹھ سکیں کیونکہ اسلام صرف دل کی صفائی کے لئے نہیں آیا۔اسلام قومی ترقی اور معاشرت کے ارتقاء کے لئے بھی آیا ہے اور قوم اور معاشرت کا پتہ بغیر اجتماع میں شامل ہونے کے نہیں لگ سکتا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔اگست 1953ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ

''رسول کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کرلیں مگر فرمایا ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔

کل بھی میرے پاس ایک مفتی صاحب کا فتویٰ آیا تھا کہ بعض دوست کہتے ہیں اگر جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ہو جائے تو قربانیوں میں ہم کو سہولت ہو جائے گی اور انہوں نے اس قسم کی حدیثیں لکھ کر ساتھ ہی بھجوا دی تھیں۔میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جمعہ اور عید جب جمع ہو جائیں تو جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے مگر ہم تو وہی کریں گے جو رسول کریم ﷺ نے کیا ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اگر کوئی جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے تو اسے اجازت ہے مگر ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔

ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دودو(عیدیں)دیں۔ ...یعنی جمعہ بھی آیا اور عید الاضحیہ بھی آئی اور اس طرح دو عیدیں خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے جمع کر دیں۔اب جس کو دو دو چُپڑی ہوئی چپاتیاں ملیں وہ ایک کو کیوں ردّ کرے گا۔وہ تو دونوں لے گا۔سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے اور اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو کر ظہر کی نماز پڑھ لے جمعہ نہ پڑھے تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ اس پر طعن کرے اور بعض لوگ ایسے ہوں جنہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ہو تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ ان پر اعتراض کرے اور کہے کہ انہوں نے رخصت سے فائدہ نہ اٹھایا۔''

(خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 11فروری1938ء بحوالہ الفضل 15 مارچ 1938ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

''میں نے عید کے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اگر عید جمعہ کے دن ہو تو اگرچہ نماز ظہر ادا کرنی بھی جائز ہے مگرمیں جمعہ ہی پڑھوں گا۔ جمعہ کا اجتماع بھی دراصل ایک عید ہی ہے اور اس میں دو سبق دیئے گئے ہیں ۔ایک قومی اتحاد کی طرف اس میں توجہ دلائی گئی ہے اور دوسرے تبلیغ کی طرف ۔خطبہ کے لئے جمعہ کی نماز میں ظہر کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے دو رکعت کی کمی کردی۔''

(خطبہ جمعہ 11 فروری1939ء۔الفضل 19 فروری 1939ء)

عہدِ سالِ نو

نئے اس سال کے آغاز میں یہ عہد کرنا ہے
کہ جینا ہے اطاعت میں، اطاعت میں ہی مرنا ہے

نہیں ہم کو خیال اب تو کسی سود وزیاں کا بھی
امام وقت جو چاہیں وہی کچھ کر گزرنا ہے

دعاؤں ہی میں گزریں گے ہمارے روز وشب اب تو
ان آنکھوں سے تو اشکوں کا رواں پیہم ہی جھرنا ہے

سفر ہے کلفتوں سے رہوں بہ جانب منزل
کہ میر کارواں کا تھام کے ہی ہاتھ بڑھنا ہے

نہیں اپنا بھروسہ تیر اور تلوار پہ ہرگز
ہر اک دل کو فتح ہم نے دعاؤں سے ہی کرنا ہے

ہمیں نفسانیت کو قید رکھنا ہے ہر اک لحہ
خدا کی رحمتوں سے جھولیوں کو اور بھرنا ہے

دلوں میں بت چھپے ہیں جو غرور وکبر ونخوت کے
دعا اور صبر کے ہتھیار لے کر ان سے لڑنا ہے

یہی اک کلید کامیابی زندگانی میں
کہ حبل اللہ کو ہمت سے ہم نے پکڑے رکھنا ہے

دلوں کی دور کر کے ہر کجی محمود پھر ہم کو
خلوص و الفتوں کے زیوروں سے اب سنورنا ہے

محمود انور ایم۔اے۔تھائی لینڈ

مانگ کر کھانے کی بجائے کما کر کھانا چاہئے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کر لے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ لیکن اگر ایک شخص کام کے لئے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہو تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت بڑی ہتک اور سبکی ہے۔ پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا........

اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے محلہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کر کے کھانا چاہئے اور کسی کام کو اپنے لئے عار نہیں سمجھنا چاہئے تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہو جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں۔ ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آ جاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا) آپؐ نے اسے کچھ دے دیا۔ وہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ آپؐ نے پھر اسے کچھ دے دیا۔ وہ پھر کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ! کچھ اور دیجئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمائیے کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا: سوال کرنا خداتعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کر کے کھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! میں نے آج سے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سامال آیا اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے۔ اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا۔ خواہ کچھ ہو، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کئے کوئی مال نہیں لوں گا۔ میں اب اس اقرار کو مرتے دم تک پورا کرنا چاہتا ہوں اور یہ مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو۔ مگر اس نے پھر کہا میں نہیں لوں گا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کر کے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی جگہ سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پھر انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے، لے لو، وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ میں کبھی سوال نہیں کروں گا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ اس لئے میں اسے نہیں لے سکتا۔ اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نباہتا چلا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت اصرار کیا مگر وہ انکار کرتا چلا گیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے مسلمانو! میں خدا کے حضور بری الذمہ ہوں۔ میں اس کا حصہ اسے دیتا ہوں مگر یہ خود نہیں لیتا۔

اسی صحابی کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ ایک جنگ میں یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ان کا کوڑا ان کے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور شخص جو پیادہ تھا اس نے جلدی سے کوڑا اٹھا کر انہیں دینا چاہا تو انہوں نے کہا۔ اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس کوڑے کو ہاتھ نہ لگائیو۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا اور خود اپنا کام کروں گا۔ چنانچہ عین جنگ کی حالت میں وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور کوڑے کو اٹھا کر پھر اس پر سوار ہو گئے۔

تو لوگوں کو بتانا چاہئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تا کہ اس نقص کی اصلاح ہو"

(مشعل راہ جلد اول ص 87 تا 89)

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی طرف سے قارئین کو سالِ نو مبارک ہو

نئے سال 2020ء میں دعائیں، درود شریف، استغفار اور نیکیاں کرنے کے عزم باندھتے ہوئے داخل ہوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کا 2019ء سے الوداع "مُخْرَجَ صِدْقٍ" اور 2020ء میں داخلہ "مُدْخَلَ صِدْقٍ" کا باعث بنائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں کو سمیٹتے داخل ہوں۔ نئے دور میں داخل ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم، احادیث، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تمام دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنائے۔ آمین

ادارہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی طرف سے آپ کو سال نو مبارک ہو بلکہ "مبارک صد مبارک" آپ جہاں بھی ہوں، جہاں بھی رہیں خیر و برکت آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو، اپنی حفاظت میں رکھے اور مقبول خدمات کرنے کی توفیق سے نوازتا رہے اور خلافت احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنائے۔ آمین

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کا اجراء اس کے 106 سال پورے ہونے پر خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور میں ہورہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی دعاؤں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا لگایا ہوا یہ پودا اب ایک تناور درخت بن چکا ہے اور احمدیوں کی روحانی پیاس بجھانے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ خلافت احمدیہ کی آواز بن کر احمدیوں کیلئے روحانی مائدہ پیش کرتا چلا آرہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تاریخی اور انقلابی دور میں اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جا رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ہر وقت بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوا کرے گا۔ اس کے ذریعہ احباب جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔

نئے سال میں داخل ہوتے وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ دعاؤں، استغفار، درود شریف اور آئندہ نیکیاں کرنے کے عزم باندھتے ہوئے داخل ہوں۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ایک احمدی کے بارے میں توقع کو سچا کرنے والے ثابت ہوں کہ "اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے 12 بجے عبادت کرتے ہیں"

امید ہے آپ بھی ان لمحات کو دعاؤں اور عبادات میں گزار کر اللہ تعالیٰ کے حضور گزشتہ گناہوں کی معافی کے خواستگار ہوں گے اور آئندہ نیکیاں اور حسنات کو اپنانے کے عہد باندھ کر اپنے خدا سے مدد کے طالب ہوں گے۔ اس حوالہ سے جہاں خود دعائیں کریں، اپنے بزرگوں سے بھی دعا کی درخواست کریں بالخصوص امام ہمام کو دعا کی درخواست کریں۔ صدقات سے سال کا آغاز کریں اور ہر روز صدقہ دینے کی عادت اپنائیں۔ نماز تہجد، تلاوت اور پنجوقتہ نمازوں کی طرف توجہ دینے کی کوشش کریں نیز کوشش کریں کہ روزہ رکھنے کے قابل ہر احمدی نفلی روزہ رکھے اور دو نفل روزانہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

مورخہ 31 دسمبر 2016ء کو نئے سال کے آغاز پر اپنا محاسبہ کرنے کے لئے حضور نے 36 سوال ہر احمدی کے سامنے رکھے تھے۔ ان کی روشنی میں ہم 2020ء کو گزاریں۔ یہ سوالات آپ کو اس شمارے میں ملیں گے۔

روزنامہ الفضل لندن آپ کا اپنا آن لائن اخبار ہے۔ اس کو خود بھی روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالیں اور اپنے اہل خانہ، دوست اور رشتہ داروں کو پڑھنے اور حرزِ جان بنانے کی تلقین کریں۔ اس کیلئے اچھے اچھے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں، خطوط، آراء اور تجاویز لکھتے چلے جائیں۔ ہم ان کو اس کا حصہ بناتے چلے جائیں گے۔

(ایڈیٹر)

ارشد محمود گلاسگو

جماعت احمدیہ گلاسگو، اسکاٹ لینڈ کا تربیتی پروگرام

مورخہ 27اکتوبر 2019ء کو جماعت احمدیہ گلاسگو اسکاٹ لینڈنے اپنا کامیاب تربیتی پروگرام منعقد کیا جس کیلئے لندن سے مولانا بُرہان احمد صاحب اور مولانا منصور احمد ضیاء صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے۔ تلاوتِ قرآن کریم سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا جسے کے بعد مولانا بُرہان احمد نے انگریزی میں خطاب کیا اور تعلیمی وتربیتی امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جس کے بعد مکرم احسان احمد امیر جماعت اسکاٹ لینڈ نے مختصر خطاب کیا۔ اس کے بعد ہر ذیلی تنظیم نے اپنی علیحدہ علیحدہ ورکشاپ منعقد کی

جس میں مختلف قسم کے تربیتی مسائل کے حل کیلئے تجاویز پیش کی گئیں۔ ایک دلچسپ کوئیز کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں لجنہ اماءاللہ نے اپنا علیحدہ اور خُدام وانصار نے ایک مشترکہ کوئیز میں حصّہ لیا۔ مردوں کے مقابلہ کیلئے گلاسگو اے،بی، ایڈنبرا اور ڈنڈی جماعت کی چار ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور یہ معلوماتی کوئیز مقابلہ ڈنڈی کی ٹیم نے جیت لیا اور اختتامی اجلاس میں اپنا انعام حاصل کیا۔ کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس ہوا جس میں معزز مربیان نے سوال و جواب کی نشست بھی کی جس میں پیش کئے گئے سوالات کے انگریزی اور اردو میں جوابات پیش کئے گئے۔ اس کے بعد اُن احباب کو خصوصی انعامات دئے گئے جنہوں نے سارا سال مسجد اور نماز سنٹرز میں باجماعت نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اختتامی خطاب میں امیر صاحب اسکاٹ لینڈ نے معزز مربیان اور حاضرین کا خصوصی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس پروگرام میں شامل ہوکر استفادہ کیا۔ اس پروگرام میں 180 ممبران جماعت حاضر ہوئے۔ آخر میں مولانا داؤد احمد قریشی مشنری اسکاٹ لینڈ نے دُعا کروائی جس سے یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

محمد ظفراللہ ہنجرا۔ امریکہ

مسجد بیت الجامع شکاگو میں بین المذاہب تقریب

امریکہ میں THANKS GIVING کا تہوار ہر سال جوش وخروش سے منایا جاتاہے۔جس میں لوگ لمبے سفر کرکے بذریعہ جہاز والدین اورعزیزواقرباء سے ملنے جاتے ہیں۔

ہم بھی ہرسال اس کو جماعت کے تعارف اور تبلیغ کا ذریعہ بناتے ہیں۔

مورخہ 23نومبر کو مسجد بیت الجامع شکاگو میں شام 6بجے بین المذاہب تقریب کاآغازکیاگیا جس میں ہندو، سکھ، عیسائی اوریہودی مذاہب کے نمائندگان نے نہ صرف شرکت کی بلکہ اپنے مذہب کے مطابق اظہار خیال کے متعلق بیان کیا۔

عمائدین شہر، سیاسی اورسماجی شخصیات نے بھی شرکت کی اورجماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''کو بہت سراہااور جماعت احمدیہ شکاگو کی تعریف کی کہ جماعت ہمیشہ ایساپلیٹ فارم مہیاکرتی ہے جس میں محبت اوربھائی چارے کاماحول پیداکیاجاتااورنئ دوستیاں استوارہوتی ہیں۔

خاکسار نے تفصیل سے اسلامی نکتۂ نگاہ سے تفصیل سے شکرکے مضمون کوبیان کیااورآخرپربتایاکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے گورنمنٹ انگلیشیہ کی تعریف کی اوراس کی وجہ آپؑ نے یہ بیان کی کہ اس حکومت نےہندوستان میں مذہبی آزادی کوفروغ دیااورآنحضرت ﷺ نے فرمایاہے جو شخص لوگوں کاشکرادانہیں کرتاوہ اللہ کاشکر بھی ادانہیں کرتا۔مخالفین ہمیشہ یہ اعتراض بانی جماعت احمدیہ پرکرتےہیں کہ انگریزوں کی تعریف کرتے ہیں۔اس اعتراض کو شکرکے مضمون سے ردّ کیاگیا۔

اس پروگرام میں غیرازجماعت احباب بھی کثیرتعدادمیں شامل ہوئے۔سب نےجماعت کی ایسی تقریبات کےانعقاد کو تحسین اورتشکّر کےالفاظ سے سراہااورآئندہ آنےکاوعدہ کرکے رخصت ہوئے۔

عرفان احمد خاں۔ جرمنی

معروف احمدی شاعرمبارک صدیقی کے اعزاز میں تقریب

مخصوص انداز میں مزاحیہ شاعری کرنے والے معروف احمدی شاعر جناب مبارک صدیقی کو مجلس انصار اللہ جرمنی کے مشاعرہ میں بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا ۔ نمازوں اور عشائیہ سےفراغت کے بعد تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈینٹس جرمنی نے ان کے اعزاز میں میٹنگ روم میں ایک خصوصی نشست کا بھی اہتمام بحیثیت صدرایسوسی ایشن برطانیہ کے کیا تھا۔ تقریب کا آغاز حسبِ معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا ۔ مکرم داؤد ناصرنے مبارک صدیقی کے کہے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے ۔ مکرم چوہدری عبدالغفور ڈوگر صدر ایسوسی ایشن جرمنی نے خوش مقدمی کلمات ادا کئے اور ان کے کام و شخصیت کو سراہا ۔ مکرم مبارک صدیقی نے اپنی زندگی کے تجربات بیان کئے اوربرطانیہ میں رہتے ہوئے ایسوسی ایشن کی کارکردگی سے متعارف کروایا جس کا دائرہ افریقی ممالک تک پھیلا ہوا ہے ۔

اس موقعہ پر مکرم محمد شریف خالد نے صدیقی کی زمین کو سامنے رکھ کر اپنے چند اشعار پیش کئے ۔ اولڈ بوائزشفیق بسرا، عبدالرؤف اور عامر افتخار نے بھی اپنا کلام سنایا۔ اس موقعہ پر لطائف کا تبادلہ بھی ہوا ۔

سابق صدر چوہدری حمید احمد جنہوں نے 1961ءسے 1968ءسات سال تک کالج میں تدریس کا فریضہ سرانجام دیا، نے اپنے مشاہدات بیان کئے ۔ دورانِ تقریب حاضرین مکرم مبارک صدیقی کی پُر لطف گفتگو اور چٹکلوں سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے ۔ تقریب میں علاوہ دیگر مہمانوں کے مکرم حیدر علی ظفر نائب امیر جرمنی ، مکرم خواجہ مبشر احمد لوکل امیر فرینکفرٹ اور ڈاکٹر عبدالغفور قریشی بھی شریک گفتگو ہوئے۔

اس موقعہ پر دعا کے بعد گروپ فوٹو بھی ہوا ۔

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز،نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر، کینیڈا

امراضِ قلب کا حیرت انگیز مجرّب نسخہ

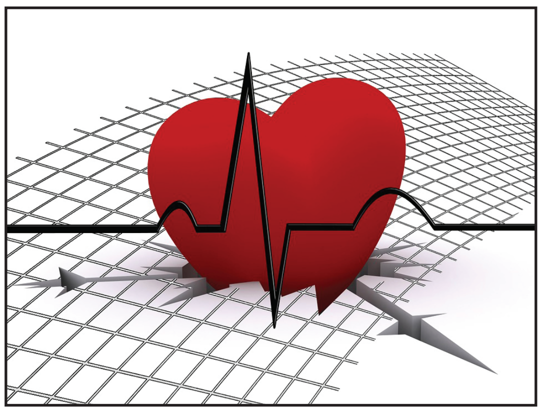

ایک مریض جس نے کینیڈا اور دیگر ممالک کے ماہرین امراضِ قلب سے سالوں علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا،کئی بار انجیو گرافی اور انجیو پلاسٹی بھی ہوئیں، مگر بے سود۔آخرکاراللہ تعالیٰ نے درج ذیل ہومیو نسخہ سے شفا بخشی۔ ایلو پیتھی علاج کے دوران بطور معاون علاج اس نسخہ کو شروع کیا جا سکتا ہے انشاءاللہ مفید پائیں گے۔

بفضلہ خدا درج ذیل علامات میں مفید ثابت ہوا ہے۔

☆ بلڈ پریشر کو نارمل اور خون کو پتلا رکھتاہے۔

☆بے چینی، گھبراہٹ، سانس پھولنا، سانس ٹوٹنا، شدید تھکاوٹ، نیند کی کمی کا ازالہ کرتا ہے۔

☆ دل کے پٹھوں کو طاقت دیتا ہے، دل کی شریانوں کو کشادہ رکھتا ہے اور انجائنا میں مفید ہے۔

☆ وہم، وساوس،موت کا خوف دور کرتا ہے۔

کسی ہومیو سٹور سے تمام مدر ٹنکچر ز الگ الگ 450 ML پیکیج میں خریدیں، سستے پڑیں گے، خود گھر پر باہم ملا کر تیار کر لیں، کم مقدار میں بطور حفظ ماتقدم بھی استعمال کر سکتے ہیں:

1. راؤ ولفیا مدر ٹنکچر (Rauwolfia Serp MT, 20 ML)
2. آرنیکا مونٹینا مدر ٹنکچر (Arnica Montan MT, 20 ML)
3. پیسی فلور مدر ٹنکچر (Passiflora Inc MT, 20 ML)
4. کرےٹیگس مدر ٹنکچر (Crataegus exy MT, 20 ML)
5. ایکو نائٹ نیپلس 30 (Aconite Napel-lus 30, 20 ML)
6. ڈایا کارڈ گولڈ ڈراپس (Diacard (Gold) drops Madaus, 50 drops)
7. آر نمبر 12 (Dr Reckeweg R No 12, 50 drops)
8. آر نمبر 85 (Dr Reckeweg R No 85, 50 drops)

ترکیب تیاری: تمام ادویات کو باہم ملا لیں

مقدار خوراک: 15 - 20قطرےایک گھونٹ پانی میں ملا کر کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے یا بعد استعمال کریں یہ علاج کئی ماہ تک مسلسل جاری رکھیں۔

امراضِ قلب کی محافظ و خوش ذائقہ چٹنی

اجزاء: سرکہ سیب خالص۔ تازہ ادرک ۔ پیاز ۔ لہسن ۔ پودینہ ۔ کالی مرچ ۔ اناردانہ ۔ نمک، تمام حسبِ ضرورت و حسبِ خواہش ڈال کر چٹنی تیار کریں نہایت خوش ذائقہ و مفید چٹنی تیار ہو گی۔

اَن چھنے آٹے کی خشک روٹی کے ساتھ کھائیں۔

ہدایات و فوائد: سرکہ سیب خالص ہونا چاہئے بازار سے مصنوعی تیزابی سرکہ (Acetic Acid) ملتا ہے جسے عموماً سفید سرکہ بھی کہتے ہیں یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے اسے نہ خریدیں۔یہ نقصان دہ ہے بلکہ خالص سیب کا سرکہ (Pure Apple Cider Vinegar) تسلی کرکے خریدیں۔

سرکہ سیب مضرِ صحت کولیسٹرول کو کم کرتا ، خون کو پتلا رکھتا ، شوگر کو قابو میں رکھتا ، وزن کم کرتا اور جوڑوں و دل کی کارکردگی کو بہتر رکھتا ہے دیگر اجزاء کے بھی یہی فوائد ہیں۔

موجودہ دور کے مہذب ہونے کے دعویدار انسان نے جب سے جدید کھانے ۔ پیزے ، برگر اور نجانے کیا کیا کھانے ایجاد کئے ہیں بیماریاں کنٹرول سے باہر ہوتی جارہی ہیں اور یہ مذکورہ چٹنی کی قسم کے سادہ و دل پسند کھانوں کو جہالت کے دور کی غذائیں قرار دینے کا نتیجہ ہے۔

کولیسٹرول کی زیادتی و دیگر امراضِ قلب میں مبتلاء لوگ ذرا اس چٹنی کو معمول بنا کردیکھیں کہ بفضلِ خدا کس قدر صحت میں تبدیلی آتی ہے۔ اگر عالمی سطح پر حکومتیں مزید ہسپتال کھولنے پر خرچ کرنے کی بجائے غیر قدرتی غذاؤں کی روک تھام پرپیسہ لگائیں تو امراض کے کنٹرول کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ مگر ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ محکمہ ہائے صحت اور ریسٹورانوں کے مالکان اس کی مخالفت کریں گے کیونکہ اس طرح ان کا مالی نقصان ہے۔ سادہ کھانا اور سادہ زندگی صحت کی ضامن ہیں۔

اطلاعات اعلانات

ولادت

یاسر احمد سیالکوٹی اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو دوسرے بیٹے سے مورخہ 27 دسمبر 2019 کو نوازا۔نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظافر احمد عطاء فرمایا ہے ۔ عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مکرم ناصر احمد سیالکوٹی آف ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد نواز آف کینیڈا کا نواسہ ہے ۔ احباب کرام دعا کریں کہ خداتعالیٰ نومولود کی آمد ہر جہت سے مبارک فرمائے اور نیک صالح خادم دین بنائے خلافت کا سچا مطیع و فرمانبردار ہو ۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ جرمنی لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوج محترمہ ساجدہ ناصر بیوہ مکرم ناصر احمد باجوہ مرحوم آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 20دسمبر2019ء ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مورخہ 24دسمبر2019ء مسجد مبارک ربوہ میں نماز ظہر کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ مکرم چوہدری محمود احمد کاہلوں مرحوم واقف زندگی مینیجر احمد آباد اسٹیٹ سندھ کی صاحبزادی اور مکرم رشید احمد کاہلوں مرحوم سابقہ صدر جماعت سبزہ زار لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔مرحومہ مخلص،ہمدرد اور مہمان نواز وجود تھیں۔سب کی عزت اور احترام کرنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔آپ نے صبر سے لمبا عرصہ بیماری کا سامنا کیا۔پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات نیز لواحقین کے لئے صبر جمیل کی درخواست ہے۔